السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(1)

علماء کرام مفتیان عظام سے گزارش ہے کہ زید کی شادی 14-3-2002 کو ہوئی اور اسکی بیوی کے پاس اسوقت (شادی کے زیورات اور دینے زیورات) سب ملاکر 6 تولہ بنتی تھی، جو تقریباً 2009 سے تک اسکے پاس رہیں۔
اسکے بعد اس نے زیورات فروخت کر دیئے اور 2010 سے 2011 تک اسکے پاس 2 تولہ سونا رہا۔

اور پھر کم کرا کے 2012 سے اب تک (3.50 تولہ ساڑھے تین تولہ) سونا رکھلیا۔
اب تک ہم نے 53535/= زکوٰۃ دے دیئے ہیں اور یہ زکوٰۃ ہم نے سال کے اعتبار سے کبھی نہیں دیا۔

کبھی 100/ کبھی 500 وغیرہ اسی طرح دیتے رہے۔ برائے کرم شریعت کی رو سے صحیح مسئلہ بتا کر ہماری رہنمائی فرمائیں ہم پر اب تک کتنی زکوٰۃ بنتی ہے۔

(2) گذارش ہے کہ ایک شخص کے پاس پانچ تولہ سونا ہے اور اس پر 10 سال گزر گئے تو اب وہ زکوٰۃ دینا چاہتا ہے تو کیا وہ زکوٰۃ آج کے زیورات کی جو قیمت [illegible] 10 سال [illegible] یا ہر سال کا الگ حساب ہوگا۔

(3) دس سال کے دوران کبھی بیوی شوہر کو صدق دل سے زیورات ہبہ کرتی ہے اور کبھی شوہر بیوی کو ہبہ کرتا ہے۔ اور یہ 3/4 مرتبہ 10 سال میں ہوتا ہے
10 سال کے بعد زکوٰۃ کس طرح دیگا۔

جواب مسئلہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں۔

بسم الله الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصلیا

﴿۱﴾ زید کی بیوی کے پاس اگر صرف چھ تولہ سونا یا اس سے کم تھا، اسکے علاوہ کچھ چاندی یا تھوڑی سے رقم یا تھوڑا سا مال تجارت بھی نہیں تھا تو اسپر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور اگر سونے کے ساتھ کچھ چاندی یا تھوڑا سا مال تجارت یا کچھ نقد رقم بھی موجود تھی جیسا کہ عام طور پر ہوتی ہی ہے تو زید کی بیوی پر ان زیورات کی زکوٰۃ اس وقت سے واجب ہے جب سے یہ اسکی ملکیت میں آئے اور ان پر ایک سال گذر گیا۔ گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ ہر سال زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہونے کی تاریخ پر سونے کی جتنی مقدار اسکی ملکیت میں تھی اسکا چالیسواں حصہ الگ کرلیا جائے یا موجودہ قیمت کے اعتبار سے زیورات کی مالیت لگا کر اسکا چالیسواں حصہ زکوٰۃ کی مد میں الگ کرلیا جائے، پہلے سال زکوٰۃ کی جو رقم بنی دوسرے سال موجود زیورات کی مجموعی قیمت سے اسے منہا (deduct) کرنے کے بعد باقیماندہ رقم کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ کی مد میں الگ کرلیا جائے، اسیطرح ہر سال پچھلے سالوں کی واجب الاداء زکوٰۃ کی رقم اس سال کے زیورات کی مجموعی قیمت فروخت سے منہا کر کے باقیماندہ رقم کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ کی مد میں الگ کیا جائے۔

مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق محتاط طریقہ سے حساب کرنے کے بعد پچھلے سالوں کی زکوٰۃ کی جتنی رقم بنتی ہے اسمیں سے زکوٰۃ کی نیت سے ادا کی ہوئی رقم 53535 منہا کردیں اور بقیہ رقم ادا کردیں۔

وفی الشامیة(۲/۲۶۰)

فلو کان له نصاب حال علیه حولان ولم یزکه فیهما لا زکاة علیه فی الحول الثانی وکذا لو استهلك النصاب بعد الحول ثم استفاد نصابا آخر وحال علیه الحول لا زکاة فی المستفاد لاشتغال خمسة منه بدین المستهلك أما لو هلك یزکی المستفاد لسقوط زکاة الأول بالهلاك۔

وفی الهدایة مع البنایة(۳/۳۵۷)

ودین الزکاة مانع حال بقاء النصاب لانه ینقص به النصاب وکذا بعد الاستهلاك

(جاری۔۔۔۔)

﴿۲﴾ ہر سال کی زکوٰۃ کا حساب زیورات کی موجودہ قیمت کے اعتبار سے لگایا جائیگا جو ادائیگی کے دن ہو۔

فی درر الحکام شرح غرر الأحکام(۳۵۵/۲)

قدمنا الوعد ببیان وقت القیمة وهو کما قال فی الجوهرة فی باب زکاة الإبل ثم الواجب هنا العین وله نقلها إلی القیمة وقت الأداء اهـ.

والإشارة بهنا فی کلام الجوهرة إلی باب زکاة السائمة؛ لأن اعتبار القیمة فی السائمة یوم الأداء بالاتفاق والخلاف فی زکاة المال فتعتبر القیمة وقت الأداء فی زکاة المال علی قولهما وهو الأظهر وقال أبو حنیفة یوم الوجوب کما فی البرهان وقال الکمال والخلاف مبنی علی أن الواجب عندهما جزء من العین وله ولایة منعها إلی القیمة فیعتبر یوم المنع کما فی منع رد الودیعة وعنده، الواجب أحدهما ابتداء ولذا یجبر المصدق علی قبولها اهـ.

وکذا فی البدائع(۱۱۴/۲)مطبوع بیروت۔فتاویٰ عثمانی(۵۰/۲)

﴿۳﴾ دس سال کے دوران شوہر اور بیوی مختلف اوقات میں ایک دوسرے کو جو زیورات ھبہ کرتے رہے ہیں اسکا بھی محتاط اندازہ لگا کر یہ طے کرنا ضروری ہے کہ کس سال زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہونے کی تاریخ میں کس کی ملکیت میں کتنا سونا رہا ہے، ہر ایک کیلئے اپنی ملکیت میں موجود سونے کی اُس سال کی قیمت فروخت کے اعتبار سے زکوٰۃ کا حساب کر کے زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔واللہ سبحانہ اعلم

خلیل احمد اعظمی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۳/شعبان ۱۴۳۴ھ

۲۲/جون ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

۱۵/۸/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف عفا اللہ عنہ

۱۴/۸/۱۴۳۴ھ

Scanned by CamScanner